عساکرِ پاکستان اور ممتاز شعرائے کرام

ڈاکٹر جاوید منظر

Dr. Javed Manzar,

Federal Urdu University, Karachi.

Abstract:

Literature is called the criticism of Life and it plays important role in shaping the ideas and thought of masses. The roots of Urdu literature are connected with armed personals like Ameer Khusro, Jafaz Zattali, Waqar Ambalvi, and this chain went on from Faiz Ahmed Faiz to Munir Niazi, Sirajud Din Zafar and so on. In this artical the important poets of Pak Army are discussed partially regarding their poetry.

دنیا کے گوشے گوشے میں جہاں بھی افواج کی کارکردگی اور بہترین تربیت کا تذکرہ ہوتا ہے وہاں عساکرِ پاکستان کا نام سنہری حروف سے لکھا جاتا ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد جنگی محاذوں پر پاکستانی افواج کو ملک کی سلامتی اور وطن عزیز کی بقا کا ضامن سمجھا جاتا ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ہی عساکرِ پاکستان کا ہر فرد جذبہ ایمانی سے لبریز اور عالمِ اسلام کا ایک مضبوط اور تسخیر نہ ہونے والے قلعے میں شمار کیا جانے لگا۔ افواجِ پاکستان تین حصوں پر مشتمل ہے۔ جن میں برّی، بحریہ اور فضائیہ شامل ہیں۔

برّی، بحری اور فضائی افواج میں اہلِ قلم کی طویل فہرست اس بات کی گواہ ہے کہ یہاں کے تخلیق کاروں کی تخلیقات کسی بھی اہلِ قلم سے کسی طور بھی کم نہیں۔ ان اہلِ قلم نے اپنے فرائض منصبی کے ساتھ ساتھ علم و ادب کی خدمت کو اپنے وجود کا حصہ بنالیا۔

۱۸۵۷ء سے ۱۳ اگست ۱۹۴۷ء تک برصغیر میں انگریزوں کی حکومت قائم رہی۔ قیامِ پاکستان سے قبل انگریز افواج میں شامل کئی شعر و ادب سے وابستہ سپہ گر اہلِ قلم کی فہرست میں بھی شامل تھے۔ اُن میں شعراء کی تعداد بھی اچھی خاصی تھی۔ قیامِ پاکستان سے قبل ایک ہزار سال کی تہذیب ہمیں یہ بتاتی ہے کہ برصغیر میں سپہ گری سے وابستہ افراد میں نامور شعرائے کرام بھی تھے۔ جن میں امیر خسرو بھی شامل تھے۔

> ”خسرو کے تخلیقی کمالات میں فارسی کے پانچ دیوانِ خمسہ نظامی کے جواب میں پانچ مثنویاں اور اس کے علاوہ بھی متعدد مثنویاں اور نظم و نثر کے دیگر فن پارے شامل ہیں، اُردو ادب کی تاریخ میں ان کی اہمیت ان کے ہندی کلام کی وجہ سے ہے، شمالی ہندوی (اُردوئے قدیم) کے اولین شعراء میں شمار کیے جاتے ہیں۔“(۱)

اُردو زبان وادب کا ایک اور اہم نام جعفر زٹلی بھی تھا۔ان کا دور۱۶۵۳ء تا۱۷۱۳ء تک تھا۔جعفر زٹلی مغل شہزادے کام بخش کی فوج کا حصہ تھے جو حیدرآباد دکن کی کئی جنگوں میں شامل رہے تھے۔اُردو زبان وادب کے ممتاز محقق ڈاکٹر جمیل جالبی تاریخ ادب اُردو جلد دوئم میں تحریر فرماتے ہیں:

''جعفر دکن میں شہزادہ کام بخش کے سواروں میں شامل تھے اور مورچل کی خدمات پر معمور تھے۔جعفر اس خدمت سے تنگ آ گئے اور بادشاہ زادے سے عرض کی لیکن شنوائی نہ ہوئی۔ ایک نظم لکھی اور نوکری چھوڑ دی۔''

اٹھارویں صدی کے سب سے بڑے شاعر میر تقی میر تھے۔اُردو ادب کے ممتاز محقق پروفیسر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کا کہنا ہے کہ ۱۷۴۸ء میں میر تقی میر نے میر رعایت علی خاں کی ملازمت اختیار کی۔سرہند کی جنگ میں احمد شاہ ابدالی سے جنگ ہوئی تو اُس وقت رعایت علی خاں کے ہمراہ میر تقی میر بھی اُس جنگ میں شریک ہوئے تھے۔کچھ عرصے کے بعد میر تقی میر نے رعایت علی خاں کی ملازمت سے سبکدوشی اختیار کر لی۔اُس زمانے میں روہیلوں سے معرکہ ہوا۔اُس معرکہ میں بھی میر تقی میر شامل تھے۔ان کے علاوہ میر سوز اور قائم چاند پوری نے بھی اُس وقت شاہی توپ خانے میں ملازمت اختیار کی تھی۔(۲)

وقار انبالوی (حوالدار ناظم علی)

ان کا اصل نام ناظم علی تھا،حوالدار ناظم کے نام سے جانے پہچانے جاتے تھے۔برطانیہ کی اہم اور معروف پیادہ دستے سے منسلک تھے۔۲۳جون ۱۸۹۶ء کو انبالہ کے گاؤں خیارتھل میں پیدا ہوئے۔

''۱۹۱۵ء میں وقار انبالوی ناگ پور میں مقیم ایک پنجاب رجمنٹ میں بطور نائیک فوج میں شامل ہو گئے اور بعد میں حوالدار ہو گئے۔۱۹۱۸ء میں اُنھوں نے ملازمت کو خیر آباد کہہ دیا۔ فوج سے ریٹائر ہونے کے بعد ''زمیندار'' اخبار کے اسٹاف میں شامل ہو گئے۔اس زمانے میں باقاعدہ شعر گوئی شروع کی۔آہنگِ رزم اور زبانِ حال وقار انبالوی کے مشہور شعری مجموعے ہیں۔اُنھوں نے ۲۶جون ۱۹۸۸ء کو وفات پائی۔''(۳)

جیسا کہ ابتدا میں تحریر کیا گیا ہے کہ افواجِ پاکستان تین حصوں پر مشتمل ہے بری، بحریہ اور فضائیہ ان تینوں شعبوں میں شعرائے کرام کی ایک بڑی تعداد ہے، ہم اس مقالہ میں ہر شعبے سے ایک اہم ترین شاعر کو یہاں تفصیل سے پیش کر رہے ہیں۔ جس میں بری فوج کے لیفٹیننٹ کرنل فیض احمد فیض، بحری فوج کے منیر نیازی اور فضائیہ کے فلائیٹ لیفٹیننٹ سراج الدین ظفر کے اسمائے گرامی شامل ہیں۔

قیامِ پاکستان کے بعد پاک فوج میں جن شعرائے کرام نے خدمات انجام دیں، یوں تو ان کی طویل تعداد جگہ کی تنگی کے باعث اس مقالے میں مکمل طور پر کلام کے ساتھ سمانے کی متحمل نہیں ہو سکتیں مگر چند معروف شعرا کا تفصیل سے ذکر کیا جائے گا جبکہ باقی شعرائے کرام کا اجمالی جائزہ لیا جائے گا۔

اس مقالے میں ایک ایسے بری فوج کے شاعر کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو اپنی شاعری سے نہیں پہچانے گئے مگر غزل کے بہترین شاعر تھے۔لیفٹیننٹ کرنل محمد افضل خاں مرحوم پاک فوج سے سبکدوش ہونے کے بعد پاکستان اسٹیل کراچی کے

ایک شعبے میں جنرل منیجر کی حیثیت سے خدمت انجام دیتے رہے اور ترقی کرتے ہوئے چیئر مین کے منصب پر فائز ہوئے جنرل مشرف کے ساتھیوں میں شامل تھے۔ جنرل مشرف نے انھیں پاکستان اسٹیل کے چیئر مین کے منصب پر فائز کیا۔ راقم الحروف پاکستان اسٹیل کی بزم ادب کا منتخب صدر اور کئی شعبوں کا سربراہ تھا۔ کرنل افضل بحیثیت چیئر مین بزم ادب کے سرپرست اعلیٰ بھی تھے۔ اُنھوں نے ایک کل پاکستان مشاعرے کے لیے مجھے بلایا اور پاکستان اسٹیل میں ایک کل پاکستان مشاعرہ منعقد کرنے کے لیے کہا۔ یہ ۲۰۰۳ء کا ذکر ہے مشاعرہ قائداعظم پارک، اسٹیل ٹاؤن کے سبزہ زار میں منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان کے تقریباً ہر علاقے سے شعرائے کرام مدعو تھے۔ مشاعرے کی صدارت ڈاکٹر عبدالقدیر خان فخر پاکستان فرمارہے تھے جبکہ جنرل معین الدین حیدر، کرنل افضل مہمانِ خصوصی تھے۔ ابھی مشاعرہ اپنے ابتدائی مراحل میں تھا کہ مشاعرے کی اگلی صف سے ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا آپ ناظم مشاعرہ ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ آپ کرنل افضل کو سنوادیں، میں نے ان بزرگ وار سے کہا کہ کیسے ممکن ہے کہ ابتدا ہی میں مہمانِ خصوصی کو بلالیا جائے تو فرمانے لگے ہم اِن کا کلام سننا چاہتے ہیں۔ اس پر میں نے انھیں نشست پر بیٹھنے کو کہا اور کرنل افضل کی غزلوں کے چند اشعار سنائے آپ بھی سماعت فرمائیں:

ہر منظر تو ایک سا منظر ہوتا ہے
جادو سارا آنکھ کے اندر ہوتا ہے
لہروں کی باتوں میں ہرگز مت آنا
لہروں کے پیروں میں کنکر ہوتا ہے
جھوٹ موٹ کو جھوٹی سچی بات بتا
جھوٹ میں بھی تو سچ کا عنصر ہوتا ہے
افضل تمام عمر مسافر بنے رہے
اپنے ہی گھر میں اپنا ہی گھر ڈھونڈتے رہے

یہاں کرنل افضل کا غیر مطبوعہ کلام جو کم از کم پانچ ضخیم کتابوں کی شکل میں تھا ان کے اچانک انتقال کر جانے کے بعد ان کی بیوہ پاکستان اسٹیل کراچی کے چیئر مین ہاؤس سے دیگر سامان کے ساتھ اُن کا غیر مطبوعہ کلام بھی اپنے مکان لاہور لے گئیں۔ اُس کے بعد علم نہیں کہ ان کے کلام کا کیا بنا چوں کہ کرنل افضل کا کلام اب تک منظر عام پر نہیں آیا ہے۔ اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ کرنل افضل کا تعارف بحیثیت شاعر بھی کر دوں جن کے بارے میں کم ہی لوگوں کو علم ہے۔

پاک فوج کے معروف شعرائے کرام

لیفٹیننٹ کرنل فیض احمد فیض (۱۹۱۱ء تا ۲۰۱۱ء)

فیض احمد فیض ۱۳ فروری ۱۹۱۱ کو شہر سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ فیض جن دنوں ہیلی کالج میں پڑھاتے تھے وہ دوسری جنگ کا زمانہ تھا۔ برصغیر برطانیہ کی غلامی کے دور سے گزر رہا تھا۔ اُس وقت حالات کے پیشِ نظر فیض نے کالج کی ملازمت کو خیر آباد کہہ کر برطانوی فوج کے شعبۂ تعلقات عامہ میں کپتان کی حیثیت سے ملازمت اختیار کی۔ پھر ترقی کرتے ہوئے لیفٹیننٹ

کرنل کے عہدے پر فائز ہوئے، عسکری ملازمت کے دوران فیض کو MBE کے خطاب سے نوازا گیا تو ڈاکٹر ایوب مرزا نے فیض سے پوچھا:

> ''فیض صاحب یہ کیا فراڈ ہے؟ کہنے لگے بھئی کون سا فراڈ؟ میں نے کہا یہ ایم بی ای کا فراڈ اور پھر آپ لینن انعام یافتہ بھی ہیں۔ یہ بات کہ دونوں خطاب ایک ہی بشر پر نچھاور کیے جائیں۔ ہماری سمجھ سے باہر ہے، انگریز جو سامراجی کیمپ کا اس وقت سرغنہ تھا۔ وہ آپ کو ایم بی ای دے رہا ہے۔ آپ کو یہ قبول کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس نہیں ہوئی اور پھر اس کے بعد آپ لینن انعام بھی لے اُڑے۔ فیض بولے بھئی اس میں اُلجھن کی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے فوج اس لیے جوائن کی تھی کہ فاشزم کے خلاف سرگرم عمل ہوں لہٰذا وہاں ہم جو مشورے دیتے تھے۔ وہ انگریز سرکار کو پسند آتے تھے اوران پر عمل کرتے تھے۔ اس صلے میں اُنھوں نے کہا بھئی ہم تمھیں ایم بی ای دیتے ہیں ہم نے کہا دے دو۔ ہم بہت خوش ہوئے۔ ہم نے تو اُسے فاشزم کے خلاف اپنی جدوجہد کی کامیابی تصور کیا۔ بھئی علّامہ اقبال کو بھی تو سر کا خطاب ملا تھا۔ وہ اس لیے تو نہیں ملا تھا کہ وہ خاکم بہ دہن وہ انگریزوں کے پٹھو تھے۔'' (۴)

فیض کی کتابوں میں شعری مجموعے اورنثری مجموعے دونوں شامل ہیں مگر ہم یہاں فیض کے شعری مجموعے پیش کر رہے ہیں۔

''۱) نقشِ فریادی	نیا ادارہ، لاہور
۲) دستِ صبا	مکتبۂ کارواں، لاہور
۳) زنداں نامہ	قومی دارالاشاعت، لاہور
۴) دستِ تہہ سنگ	مکتبۂ کارواں، لاہور
۵) سرِ وادیٔ سینا	پاک پبلشرز لمیٹڈ، کراچی
۶) شام شہر یاراں	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۷) میرے دل مرے مسافر	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۸) غبارِ ایّام	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی
۹) سارے سخن ہمارے (کلیّات)	حسین بکس لندن
۱۰) نسخہ ہائے وفا (کلیات)	ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس دہلی'' (۵)

فیض احمد فیض کی غزلوں کے اشعار:

تم آئے ہو نہ شب انتظار گزری ہے
تلاش میں ہے سحر بار بار گزری ہے

....

وہ جب بھی کرتے ہیں اس نطق و لب کی بخیہ گری
فضا میں اور بھی نغمے بکھرنے لگتے ہیں

....

یہ ضد ہے یاد حریفانِ بادِ پیما کی
کہ شب کو چاند نہ نکلے، نہ دن کو ابر آے

....

عجز اہلِ ستم کی بات کرو
عشق کے دم قدم کی بات کرو(۶)

....

کچھ ہمیں کو نہیں احسان اُٹھانے کا دماغ
وہ تو جب آتے ہیں مائل بہ کرم آتے ہیں

....

کر رہا تھا غمِ جہاں کا حساب
آج تم یاد بے حساب آئے

....

دست فلک میں گردشِ تقدیر تو نہیں
دستِ فلک میں گردشِ ایّام ہی تو ہے

....

یہ ہمیں تھے جن کے لباس پر سرِرہ سیاہی لکھی گئی
یہ وہ داغ تھے جو سجا کے ہم سرِ بزم یار چلے گئے

....

جو ہم پہ گزری سو گزری مگر شبِ ہجراں
ہمارے اشک تری عاقبت سنوار چلے

....

سب قتل ہو کے تیرے مقابل سے آئے ہیں
ہم لوگ سرخ رو ہیں کہ منزل سے آئے ہیں(۷)

انجمن ترقی پسند مصنفین نے فیض احمد فیض کی شخصیت اور کلام پر مشتمل ایک تین روزہ سیمینار عثمان انسٹیٹیوٹ یونیورسٹی روڈ گلشن اقبال کراچی میں منعقد کیا تھا۔۲۰۱۲ء کے اس سیمینار میں دنیا کے گوشے گوشے سے اہلِ قلم تشریف لائے تھے۔جس میں

ایک موضوع تھا۔فیض ۲۱ویں صدی کا بڑا شاعر اس سیمینار میں راقم الحروف نے بھی مقالہ پیش کیا تھا جس میں اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ ابھی ۲۱ویں صدی کو گزرے صرف ۱۱ برس ہوئے ہیں۔ یہ ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فیض ہی ۲۱ویں صدی کے بڑے ہیں جبکہ ابھی ۲۱ویں صدی ابتدائی مراحل سے گزر رہی ہے۔

منیر نیازی (بحریہ)

منیر نیازی دنیائے علم وادب کی ممتاز اور منفرد شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، آپ سیلر محمد منیر نیازی، ۱۹ اپریل ۱۹۲۸ء کو ہوشیار پور بھارت میں پیدا ہوئے۔ان کا پورا نام محمد منیر خان تھا۔منیر نیازی پنجاب کے شہر خانپور میں سات برس تک قیام پذیر رہے، وہاں سے منٹگمری منتقل ہوگئے۔ایف۔اے گورنمنٹ کالج ہوشیار پور سے مکمل کیا۔انٹر کرنے کے بعد رائل نیوی میں بحیثیت سیلر خدمات انجام دیں کچھ ہی عرصے بعد اس ملازمت کو خیر آباد کہہ دیا۔

لاہور سے ملتان قیام پذیر ہوئے جہاں اُنھوں نے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔منیر نیازی نے اردو ادب کے ساتھ ساتھ پنجابی زبان میں شعر کہے۔منیر کے اُردو مجموعہ کلام میں ''تیز ہوا اور تنہا پھول''، ''جنگل میں دھنک''، ''دشمنوں کے درمیان شام''، ''چھ رنگین دروازے''، ''اُس بے وفا کا شہر'' اور ''ماہِ منیر'' شامل ہیں۔پنجابی شعری مجموعوں میں ''سنہری رُت''، ''چار جیپ چیزاں''، ''رستہ دسن والے ستارے'' اور ''سات سیارے'' بھی ادبی دنیا کو پیش کیے۔(۸)

منیر نیازی کی اُردو غزلوں کے منتخب اشعار:

اشکِ رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو
اُس بے وفا کا شہر ہے اور ہم ہیں دوستو
(ص:۱۶)

صبح کاذب کی ہوا میں درد تھا کتنا منیر
ریل کی سیٹی بجی اور دل لہو سے بھر گیا
(ص:۲۵)

اجنبی شہروں میں رہتے عمر ساری کٹ گئی
گو ذرا سے فاصلے پر گھر کی ہر راحت بھی تھی
(ص:۵۳)

چلو منیر چلیں ، اب یہاں رہیں بھی تو کیا
وہ سنگ دل تو یہاں سے کہیں چلا بھی گیا
(ص:۷۳)

اب کسی میں اگلے وقتوں کی وفا باقی نہیں
سب قبیلے ایک ہیں اب، ساری ذاتیں ایک سی
(ص:۱۲۹)

شام کے مسکن میں ویراں میکدے کا در کُھلا
باب گزری صحبتوں کا خواب کے اندر کُھلا
(ص:۱۳۸)

اُس کو دیکھا نہ اُس سے بات ہوئی
ربط جتنا تھا غائبانہ تھا
(ص:۲۴۹)

ذرا سی بات کو اتنا کیا بیاں میں نے
بنادیا شبِ ہجراں کو داستاں میں نے
(ص:۳۴۰)

اُس آخری نظر میں عجب درد تھا منیر
جانے کا اُس کے رنج مجھے عمر بھر رہا(۹)
(ص:۲۴۹)

فلائٹ لیفٹیننٹ سراج الدین ظفر (ولادت ۱۹۱۲ء۔وفات ۱۹۷۲ء)

پاکستانی فضائیہ کے فلائیٹ لیفٹیننٹ سراج الدین ظفر کا گھرانا ادبی گھرانا تھا۔پنجاب کے شہر جہلم کے علمی و ادبی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ظفر کے والد ریلوے میں انجینئر کے عہدے پر فائز تھے۔ان کی والدہ اپنے زمانے کی بہترین افسانہ نگاروں میں شمار کی جاتی تھیں،جن کے افسانوں کے مجموعے لاشوں کا شہر،ہیبت ناک افسانے اور راہبہ انتہائی دلچسپی سے پڑھے جاتے تھے۔

سراج الدین ظفر کی شخصیت اپنے وجود میں ان گنت حوالوں سے عبارت ہے،مستی،سرشاری،کیف،لذت اندوزی اور جمالیات کی رنگینی ان کا حوالہ ہے۔

ظفر کا پہلا مجموعہ کلام زمزمہ حیات ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا۔دوسرا مجموعہ کلام غزال وغزل ۱۹۶۸ء میں شائع ہوا۔انھیں علمِ نجوم وعلم جفر سے بہت دلچسپی تھی۔ظفر کی پیش گوئیاں اخبارات کی زینت بنتی رہیں جو بڑی حد تک صحیح ثابت ہوتی تھیں۔اُنھوں نے اپنی زندگی خدمتِ خلق میں بسر کی،غریب ونادار اہلِ قلم کی مدد انتہائی خاموشی کے ساتھ کرتے تھے۔بہت سے طالب علموں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے اور انھیں معاشرے کا ایک کامیاب اور بہترین شہری بنانے میں فخر محسوس کرتے تھے۔

سراج الدین غزل کہنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔فارسی کے شاعر حافظ شیرازی ان کی غزلوں میں کسی حد تک نمایاں نظر آتا ہے۔منفرد لہجے کے ساتھ ساتھ ظفر لفظوں کا دلکش دروبست،خمار آلود فضا کے شاعر تھے۔

دبستانِ کراچی کے ایک ایسے منفرد شاعر تھے جنھیں سرشار فضا کا علم بردار کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔فضائیہ سے فراغت کے بعد ظفر تصنیف وتالیف کے ادارے فیروز سنز سے منسلک ہوگئے۔

سراج الدین ظفر کی غزلوں کے اشعار پیشِ خدمت ہیں:

عکس جمالِ یار بھی کیا تھا کہ دیر تک
آئینے طوطیوں کی طرح بولتے رہے

....

تا صبحِ جبرئیل کو ازبر تھا حرف حرف
راتوں کو جو سُرور میں ہم بولتے رہے

....

ہم متقیِ شہرِ خرابات ، رات بھر
تسبیحِ زُلفِ ماہ و شاں رولتے رہے

....

در میخانہ سے دیوارِ چمن تک پہنچے
ہم غزالوں کے تعاقب میں ختن تک پہنچے

....

اس طرح شوق غزالاں میں غزل خواں ہو ظفر
شہرتِ مشک غزل ، شہر ختن تک پہنچے

....

آدمی اور نہ ہو تر دامن
یہ تقاضائے ازل ہے ہو گا

....

پوچھیں گے ایک آہوئے رم خوردہ کا پتہ
ہم سے کبھی جو گردشِ دوراں ذرا کُھلی
اِک سبو اور کہ لوحِ دل مے نوشاں پر
کچھ نقوشِ سحر و شام ابھی باقی ہیں

....

سلسلہ سرمد و منصور کا منسوخ نہیں
اور فہرست میں کچھ نام ابھی باقی ہیں

....

اگر ہو گردشِ شام و سحر بھی خدشۂ شر
ہم اس کو رو بروئے گردش پیالہ کریں

....

ظفر تیری غزل کیا تھی کہ اب تک
ہواؤں میں ہے آہنگِ عراقی (۱۰)

عساکر پاکستان اپنی شعری تخلیقات کے باعث اُردو زبان وادب میں ایک منفرد مقام حاصل کر چکی ہیں۔ جس کا اُوپر تفصیل سے ذکر کیا جا چکا ہے اس کے علاوہ ایک طویل فہرست اور بھی ہے جنھوں نے سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ علم و ادب کی کہکشاں سے دنیائے علم کو مالا مال کر دیا جن میں حاجی لق لق (کیپٹن عطا محمد)، ن م راشد (کیپٹن نذر محمد)، صحرائی گورداسپوری (سپاہی عبدالرحیم)، کیپٹن مظفر احمد ہاشمی، حوالدار کلرک باقی صدیقی، میجر سیّد ضمیر جعفری، اسکوڈرن لیڈر عبدالعلی شوکت، رحمان کیانی (ماسٹر وارنٹ آفیسر عبدالرحمان کیانی، لیفٹیننٹ جنرل ڈاکٹر محمود الحسن، سیّد نور الحسن رضوی (میجر سیّد نور الحسن رضوی)، جنرل خالد محمود عارف، ذُلفی سیّد (صوبیدار ذوالفقار علی، لیفٹیننٹ کرنل دلنواز دل، کرنل فضل اکبر کمال، افتخار اسیر (کرنل افتخار حسین نقوی)، شاکر کنڈان (کیپٹن عطا رسول)، احساس (صوبہ دار محمد اعظم، گل بخشالوی (سوار سبحان الدین)، عثمان خاور (اسکوڈرن لیڈر عثمان)، اقبال سروبہ (صوبیدار اقبال)، ساقی (حوالدار کلرک اخلاق حسین)، نائیک محمد افضل گوہر، لیفٹیننٹ کرنل خالد مصطفیٰ، فردوسی (حوالدار محمد یعقوب)، شہزادیرّ (میجر شہزادیرّ)، میجر راشد منہاس، نائیک عابد رسول کمبوہ، شبیر ناقد، ریاض احمد تھہیم، بلال احمد، محمد اصغر شاہ بخاری، فیصل ندیم فیصل، میجر فضل حسین فضل، میجر عبدالکریم خان، میجر محمد عاشق، گروپ کیپٹن سلیمان حیدر، میجر صادق نسیم، رسالدار ملک خادم حسین، میجر محمد یونس خان، یوسف رجا چشتی (میجر ارباب محمد یوسف)، محمد حسن صفدر، ونگ کمانڈر رشید قیصرانی، ونگ کمانڈر پیر احمد اکرم، کرنل شمیم، محمود بشارت، صوبیدار محمد مقرب آفندی، لیفٹیننٹ کرنل مشتاق احمد، لیفٹیننٹ کرنل محمد اسلم خان، لیفٹیننٹ کرنل حامد خان (حامد شگفتہ)، عبدالرؤف راسخ، فلائیٹ لیفٹیننٹ غالب احمد، کرنل محمد خان میجر محمد خالد خان مہر، میجر عبدالحمید (حمید یورش)، لیفٹیننٹ کرنل عبدالقدوس قدسی، لیفٹیننٹ کرنل مجیب الحسن، لیفٹیننٹ کرنل نثار احمد خان، گروپ کیپٹن نیاز احمد صوفی، بریگیڈیئر صدیق سالک، فلائٹ لیفٹیننٹ میاں طفیل محمد (طفیل بسمل)، سیّد جعفر طاہر، بریگیڈیئر ایس ایس ہادی، وارنٹ آفیسر محمد اعجاز، کرنل محمد افضل انجم، ڈاکٹر میجر محمد خان اشرف، میجر محمد اعظم کمال، حوالدار محمد بشیر رانجھا، میجر ظفر اقبال اعوان، میجر میاں محمد رفیع راز، شبیر حسین شہری، کیپٹن ارشاد مرزا۔(۱۱)

پاکستان کے اہل قلم، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات پر فخر کا اظہار کرتے ہیں کہ اُنھوں نے پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ علم و ادب کے گلشن کو اپنے قلم سے پُر بہار کرنے میں شب و روز کو یوں استعمال کیا کہ آج دنیائے علم و ادب ان پر فخر کرتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ تبسم کاشمیری، ڈاکٹر، اُردو ادب کی تاریخ، لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۳ء، ص: ۳۳

۲۔ جمیل جالبی، ڈاکٹر، تاریخ ادب اُردو، جلد دوم، لاہور: مجلس ترقی ادب، طبع سوم، مارچ ۱۹۹۴ء، ص: ۶۹

۳۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات۔اُردو نثر میں، لاہور: اکادمیات، ۲۰۱۳ء، ص: ۲۲۔۱۲
۴۔ اشفاق حسین، شیشوں کا مسیحا۔فیض، نئی دہلی: ایچ ایس آفسٹ پرنٹرس، اشاعت اوّل، ۲۰۱۱ء، ص: ۷۰
۵۔ تقی عابدی، سید، ڈاکٹر، مؤلف: فیض فہمی (تحقیق وتنقید)، لاہور: ملٹی میڈیا افیئر، اشاعت اوّل، ۲۰۱۱ء، ص: ۳۶۳۱۔۳۶۳۴
۶۔ ایضاً، ص: ۳۷۵
۷۔ ایضاً، ص: ۳۸۹
۸۔ سنبل ملک، منیر نیازی بحیثیت شاعر، مقالہ برائے ایم۔اے اُردو، لاہور: شعبہ اُردو، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۹۴ء، ص: ۶، غیر مطبوعہ
طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات۔اُردو نثر میں، ص:
۹۔ منیر نیازی، غزلیات منیر، لاہور: جہانگیر بکڈ پو، اشاعت اوّل، جنوری ۱۹۹۳ء
۱۰۔ جاوید منظر، ڈاکٹر، کراچی کے دبستانِ شاعری میں اُردو غزل کا ارتقا، کراچی: مکتبۂ عالمین،
۱۱۔ طاہرہ سرور، ڈاکٹر، عساکر پاکستان کی ادبی خدمات۔اُردو نثر میں، ص: ۶۳۔۸۱

☆......☆......☆